۲۴/۱/۱۴۳۱ھ

۹۲/۲۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اور مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں، کہ کسی علاقے یا محلے میں ایسی لاش مل جائے، خواہ مرد کا ہو یا عورت کا ہو، لیکن اس کا پتہ نہیں چلتا ہے کہ یہ مسلمان کا ہے یا غیر مسلم کا، اور ظاہری علامات سے بھی نہیں پہچانا جاتا ہے تو ایسے لاش کی کفن، دفنانا اور غسل دینا کا کیا حکم ہے، ازروئے شریعت وضاحت فرمائیں۔

المستفتی محمد طاہر [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کسی جگہ سے ایسی لاش ملے جس کے مسلمان یا کافر ہونے کا علم نہ ہو اور اس پر مسلمان ہونے کی کوئی علامت بھی نہ ہو تو دیکھا جائے اگر یہ لاش مسلمانوں کے علاقے سے ملی ہو تو اس کو مسلمانوں کے طریقے کے مطابق غسل اور کفن دے کر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا اور اگر یہ لاش کفار کے علاقے سے ملی ہو تو پھر نہ تو اسکا مسلمانوں کے طریقے کے مطابق غسل اور کفن دفن وغیرہ کیا جائے گا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔

۱۔ "لو لم يدر أمسلم أم كافر ولا علامة فإن في دارنا غسل وصلى عليه وإلا لا." (الدر المختار، کتاب الصلوٰۃ: ۲/۲۰۰، سعید)

۲۔ "ولو وجد ميت أو قتيل في دار الإسلام فإن كان عليه سيما المسلمين يغسل ويصلى عليه ويدفن في مقابر المسلمين وإن لم يكن معه سيما المسلمين ففيه روايتان والصحيح أنه يغسل ويصلى عليه ويدفن في مقابر المسلمين لحصول غلبة الظن."

(بدائع الصنائع، فصل في كيفية غسل الميت: ۲/۳۱۶، دار الكتب العلمية) فقط.

واللہ أعلم بالصواب

کتبہ سلمان قیوم
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية كراتشي

الجواب صحیح
[illegible]

صحیح
[illegible]

الجواب صحیح
[illegible]
۱۴۳۱/۱/۲۳ھ